

اسرائیل کی طویل عرصے سے جاری بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزیاں، فلسطینی قیدیوں کی یرغمال حیثیت، اور حل کی طرف راستہ

عقود سے اسرائیل ایسی پالیسیوں میں ملوث رہا ہے جو بین الاقوامی قانون اور فلسطینی قیدیوں کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرتی ہیں، انہیں بغیر کسی الزام کے من مانی طور پر حراست میں رکھا جاتا ہے اور شدید بدسلوکی کا شکار بنایا جاتا ہے، جن میں تشدد اور جنسی تشدد شامل ہیں۔ ان قیدیوں کو، جنہیں بغیر مناسب قانونی عمل کے خوفناک حالات میں رکھا جاتا ہے، ان کی حراست کے جبری اور من مانی نوعیت کی وجہ سے یرغمالیوں کے طور پر درجہ بندی کیا جانا چاہیے۔ اسرائیل اپنی من مانی حراست کی پالیسی کو ختم کر کے، فلسطینی قیدیوں کو رہا کر کے، اور بین الاقوامی قانونی معیارات کی پابندی کر کے حماس کے ہاتھوں یرغمال بنائے گئے اپنے شہریوں کی رہائی کو یقینی بنا سکتا ہے اور حملوں کے امکانات کو کم کر سکتا ہے، اس طرح تنازع کی ایک بنیادی وجہ کو حل کیا جا سکتا ہے۔

بین الاقوامی قانون اور انسانی حقوق کی دہائیوں کی خلاف ورزیاں

اسرائیل کی طرف سے انتظامی حراست کا استعمال—بغیر الزام یا مقدمے کے افراد کو حراست میں رکھنا—دہائیوں پرانا ہے اور بین الاقوامی قانون کی واضح خلاف ورزی ہے۔ انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ (UDHR) آزادی کے حق (آرٹیکل 9) اور منصفانہ مقدمے کے حق (آرٹیکل 10) کی ضمانت دیتا ہے، جبکہ اسرائیل کی طرف سے 1991 میں تصدیق شدہ شہری اور سیاسی حقوق سے متعلق بین الاقوامی معاہدہ (ICCPR) آرٹیکل 9 اور 14 کے تحت ان حقوق کو مضبوط کرتا ہے۔ چوتھا جنیوا کنونشن، جو اسرائیل پر ایک قابض طاقت کے طور پر लागू ہوتا ہے، مقبوضہ علاقوں میں بغیر مقدمے کے حراست کو محدود کرتا ہے، لیکن اسرائیل کی انتظامی حراست کا معمول کا استعمال ان معیارات کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اقوام متحدہ کی من مانی حراست سے

متعلق ورکنگ گروپ نے اس پالیسی کو مستقل طور پر من مانی قرار دیا ہے، خاص طور پر شفافیت کی کمی اور قیدیوں کے لیے قانونی چارہ جوئی کی عدم دستیابی کی وجہ سے (اقوام متحدہ کا انسانی حقوق کا دفتر)۔

اس پالیسی کا ہیمانہ حیران کن ہے۔ 7 اکتوبر 2023 سے پہلے، تقریباً 1,300 فلسطینی انتظامی حراست میں تھے، اور یہ تعداد 2025 کے اوائل تک 3,400 سے زیادہ ہو گئی (ایڈامیر کے اعداد و شمار)۔ تاریخی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کوئی نیا رجحان نہیں ہے؛ 2015 میں ڈیٹیل جے این وینٹ کی ایک تحقیق نے 2005-2012 کے دوران منظم بدسلوکیوں کو دستاویزی شکل دی، جس میں ہزاروں قیدیوں میں سے 60 جنسی تشدد کے واقعات شامل تھے، جو ایک طویل عرصے سے جاری نمونہ کی نشاندہی کرتے ہیں (DOI: 10.1016/j.rhm.2015.11.019)۔ اقوام متحدہ کی کمیشن نے 2024 میں ان پالیسیوں کو ان کی منظم نوعیت کی وجہ سے جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کے طور پر درجہ بندی کیا (اقوام متحدہ کی کمیشن)۔

قیدیوں کے ساتھ شدید بدسلوکی

فلسطینی قیدی ناقابل تصور حالات کا سامنا کرتے ہیں، جن میں تشدد، جنسی تشدد، اور ذلت شامل ہیں، جو تشدد کے خلاف کنونشن (CAT) اور ICCPR کے آرٹیکل 7 کی خلاف ورزی کرتے ہیں، جو ظالمانہ، غیر انسانی، یا توہین آمیز سلوک کو منع کرتا ہے۔ 2015 کی تحقیق میں زبردستی ننگا کرنے، زبانی جنسی ہراسانی، اور جسمانی حملوں جیسے کہ جنسی اعضاء پر دباؤ اور کند آلے سے عصمت دری کی تفصیلات دی گئیں (وینٹ، 2015)۔ 7 اکتوبر 2023 کے بعد، بدسلوکیوں میں اضافہ ہوا: رپورٹوں نے ایسی ماریٹیٹ کی دستاویزی جن سے پسلیاں ٹوٹیں، برقی جھٹکے، واٹر بورڈنگ، جلن، اور اشیاء اور کتوں کے ساتھ عصمت دری شامل ہیں۔ کیریات آربا پولیس اسٹیشن پر ایک خاتون قیدی کو آنکھوں پر پٹی باندھ کر عصمت دری کی دھمکی دی گئی، اور اقوام متحدہ کے ماہرین نے اگست 2024 تک حراست میں 53 اموات کی اطلاع دی، جو بدسلوکی کی وجہ سے تھیں، اور پوسٹ مارٹم سے تشدد کے نشانات سامنے آئے (ایمنسٹی انٹرنیشنل؛ اقوام متحدہ کے ماہرین)۔

ذلت آمیز حربے عام ہیں، جیسے کہ قیدیوں کو ننگا کرنا، ان پریشاب کرنا، اور انہیں توہین آمیز کاموں پر مجبور کرنا، جیسے کہ اسرائیلی گانے گانا یا گنتی کے دوران گھٹنوں کے بل بیٹھنا۔ یہ حالات مارچ 2025 تک 14 سال کے بچوں کو بھی متاثر کرتے ہیں، جو انسانی وقار اور بین الاقوامی قانون کی منظم نظر انداز کو ظاہر کرتے ہیں (DCIP)۔

فلسطینی قیدی بطوریر غمال

الزامات، مقدمے، یا سزا کی عدم موجودگی اور ان کی حراست کے جبری نوعیت کو مد نظر رکھتے ہوئے، فلسطینی قیدیوں کو قیدیوں کے بجائے یرغمالیوں کے طور پر درجہ بندی کیا جانا چاہیے۔ 1979 کا بین الاقوامی یرغمال بنانے کے خلاف کنونشن یرغمالیوں کو ان افراد کے طور پر بیان کرتا ہے جنہیں تیسری پارٹی کو عمل کرنے پر مجبور کرنے کے لیے رکھا جاتا ہے، لیکن یہ اصطلاح ریٹوریکل طور پر ان ریاستی پالیسیوں پر بھی اطلاق ہو سکتی ہے جو سیاسی یا سیکورٹی وجوہات کی بنا پر افراد کو من مانی طور پر آزادی سے محروم کرتی ہیں۔ انتظامی حراست، جو فلسطینی مزاحمت کو دبانے کے لیے استعمال ہوتی ہے اور اکثر اعترافات حاصل کرنے کے لیے تشدد شامل ہوتا ہے، اس نمونے میں فٹ بیٹھتی ہے۔ منظم بدسلوکی۔ جو ذلت اور توہین کے لیے بنائے گئے ہیں۔ یرغمال بنانے کی مخصوص جبری نیت کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل جیسے انسانی حقوق کے گروپ ان حراستوں کو من مانی قرار دیتے ہیں، اور غزہ میں رکھے گئے یرغمالیوں کے ساتھ مماثلت قائم کرتے ہیں، حالانکہ وہ قانونی اصطلاح سے گریز کرتے ہیں (ایمنسٹی انٹرنیشنل)۔ انہیں یرغمال کہنا اسرائیل کے اقدامات کی غیر قانونی اور اخلاقی شدت کو اجاگر کرتا ہے، اور انہیں قانونی قید سے ممتاز کرتا ہے۔

حل کی طرف راستہ: فلسطینی قیدیوں کی رہائی اور من مانی حراست کا خاتمہ

اسرائیل فلسطینیوں کے بنیادی شکایات کے بنیادی وجہ۔ من مانی حراست اور بدسلوکی۔ کو حل کر کے حماس کے ہاتھوں یرغمال بنائے گئے اپنے شہریوں کی رہائی کو یقینی بنا سکتا ہے اور حملوں کے امکانات کو کم کر سکتا ہے۔ حماس کی یرغمال سازی، اگرچہ یرغمال کنونشن کے تحت غیر قانونی ہے، واضح طور پر باہمی رہائی کے لیے گفت و شنید کا مقصد رکھتی ہے، جیسا کہ 2011 کے گیلاد شالٹ معاہدے (ایک اسرائیلی فوجی کے بدلے 1,027 فلسطینی قیدی) اور نومبر 2023 کے جنگ بندی معاہدے (105 یرغمالیوں کے بدلے 240 فلسطینی قیدی) میں دیکھا گیا (دی گارڈین; سی این این)۔ اکتوبر 2024 تک، غزہ میں 97 اسرائیلی یرغمال باقی ہیں، اور حماس ایک وسیع تر قیدی تبادلے کی کوشش کر رہا ہے (سی این این)۔ 3,400 سے زائد انتظامی حراست میں موجود فلسطینی قیدیوں کو رہا کر کے، اسرائیل باہمی رہائی کو آسان بنا سکتا ہے، کیونکہ حماس نے ان شرائط پر گفت و شنید کے لیے آمادگی ظاہر کی ہے۔

مزید برآں، من مانی حراست کی پالیسی کو ختم کرنا فلسطینی عسکریت پسندی کے ایک کلیدی محرک کو حل کرے گا۔ 7 اکتوبر 2023 کا حملہ، جس میں 1,200 افراد ہلاک ہوئے اور 251 یرغمال بنائے گئے، جزوی طور پر فلسطینی قیدیوں کی بڑی تعداد۔ اپریل 2024 تک 9,500 سے زائد، جن میں سے بہت سے بغیر الزامات کے تشدد کے حالات میں رکھے گئے۔ کی وجہ سے متحرک تھا (الجزیرہ)۔ یہ منظم ناانصافی غصہ اور تشدد کو ہوا دیتی ہے، کیونکہ حماس جیسے گروپ قیدیوں کی حالت زار کو حملوں کو جائز قرار

دینے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ انتظامی حراست کو ختم کرنا، بین الاقوامی قانون کی پابندی کرنا، اور قانونی طور پر حراست میں رکھے گئے افراد کے ساتھ انسانی سلوک کو یقینی بنانا اس طرح کے حملوں کے لیے ترغیب کو کم کرے گا اور تنازع میں ایک مرکزی شکایت کو حل کرے گا۔

جوابی دلائل اور ان کا رد

اسرائیل یہ دلیل دے سکتا ہے کہ انتظامی حراست سیکورٹی کے لیے ضروری ہے، تاکہ مشتبہ خطرات کو حراست میں لے کر حملوں کو روکا جاسکے۔ تاہم، منصفانہ عمل کی کمی، خفیہ شواہد، اور منظم بدسلوکی اس جواز کو کمزور کرتی ہیں۔ اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کے گروپوں نے دستاویزی طور پر بتایا کہ بہت سے قیدی، بشمول بچے، کوئی معتبر خطرہ نہیں ہیں، اور یہ پالیسی اکثر کارکنوں اور شہریوں کو اجتماعی سزا کے طور پر نشانہ بناتی ہے (بی تسلیم)۔ مزید برآں، بدسلوکیوں کی شدت—تشدد، جنسی تشدد، اور حراست میں اموات—کسی بھی سیکورٹی کے جواز سے درست نہیں ٹھہرائی جاسکتیں، کیونکہ یہ CAT اور ICCPR کے تحت ناقابل تسیخ حقوق کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔ قیدیوں کو رہا کرنا اور حراست کی پالیسیوں میں اصلاحات کرنا نہ صرف بین الاقوامی قانون کے مطابق ہوگا بلکہ حماس جیسے گروپوں کے بیانیہ کو بھی کمزور کرے گا، اور قیدیوں کے معاملے کے ذریعے حمایت جمع کرنے کی ان کی صلاحیت کو کم کرے گا۔

نتیجہ

اسرائیل کی بغیر الزامات کے من مانی حراست کی دہائیوں پرانی پالیسی، فلسطینی قیدیوں کے ساتھ تشدد، جنسی تشدد، اور ذلت کے ساتھ مل کر، بین الاقوامی قانون اور انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کی تشکیل کرتی ہے، جیسا کہ UDHR، ICCPR، CAT، اور جنیوا کنونشنز میں بیان کیا گیا ہے۔ ان قیدیوں کو، جو جبری اور غیر انسانی حالات میں رکھے جاتے ہیں، ان کی حراست کی غیر قانونی اور اخلاقی شدت کو ظاہر کرنے کے لیے یرغمالیوں کے طور پر درجہ بندی کیا جانا چاہیے۔ ان فلسطینی یرغمالیوں کو رہا کر کے اور من مانی حراست کو ختم کر کے، اسرائیل حماس کے ہاتھوں یرغمال بنائے گئے اپنے شہریوں کی رہائی کو یقینی بنا سکتا ہے، جیسا کہ پچھلے باہمی رہائی کے معاہدوں سے ظاہر ہوتا ہے، اور قیدیوں کے ساتھ سلوک سے متعلق شکایات سے چلنے والے حملوں کے امکانات کو کم کر سکتا ہے۔ یہ نقطہ نظر اسرائیل کو اس کے بین الاقوامی ذمہ داریوں کے ساتھ ہم آہنگ کرے گا، تنازع کی ایک بنیادی وجہ کو حل کرے گا، اور زیادہ منصفانہ حل کے لیے راہ ہموار کرے گا۔

کلیدی حوالہ جات

- وینسٹ، ڈی جے این (2015). فلسطینی مردوں پر جنسی تشدد
- ایمنسٹی انٹرنیشنل: تشدد کے خوفناک واقعات
- ایمنسٹی انٹرنیشنل: یرغمالیوں اور قیدیوں کی رہائی
- اقوام متحدہ کا انسانی حقوق کا دفتر: فلسطینی قیدی من مانی طور پر حراست میں
- اقوام متحدہ کے ماہرین: فلسطینیوں کے خلاف تشدد کا بڑھتا ہوا استعمال
- اقوام متحدہ کی کمیشن: مقبوضہ فلسطینی علاقوں کے بارے میں رپورٹ
- ایڈامیر کے اعداد و شمار
- بی تسلیم: انتظامی حراست
- DCIP: حراست میں سب سے کم عمر فلسطینی بچہ
- سی این این: اسرائیل-حماس جنگ: 7 اکتوبر کی سالگرہ
- دی گارڈین: گیلاد شالٹ بدلے میں رہا
- الجزیرہ: فلسطینی قیدیوں کا دن